11 اعتراضات کا جواب

بسلسلہ عیدِ میلاد

نظرِ ثانی: حافظ محمد اکرام

فہمِ اسلام لائبریری

03224866850

جشن عید میلادالنبی ﷺ کے متعلق 11 مشہور سوالات اور کچھ عقلی ڈھکوسلے بھی ہیں جن کا جواب حاضر خدمت ہے،

جشن عیدمیلادالنبی کو ثابت کرنے کیلئے میلاد منانے والے حضرات 11 سوالوں پر مشتمل یہ تحریر ہر جگہ کاپی پیسٹ کرتے ہیں، جس کے جوابات یہاں دیئے جا رہے ہیں۔

سوال1 : ہر سال جشن سعودیہ منایا جاتا ہے جس کا قرآن و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

جواب : سعودیہ یا کسی ملک کا اپنے ملک کے بننے یا ملک سے متعلق کسی اور معاملے کا جشن منانا دُنیاوی معاملات میں سے ہے ، دِین سے متعلق نہیں ، اس لیے اِسے بدعت نہیں کہا جاتا۔بدعت کے متعلق جو احادیث آئی ہیں وہ دینی معاملات کے متعلق ہیں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسی نئ بات شروع کی جو اس میں نہیں تھی، تو وہ مردود ہے"

(صحیح المسلم – 4492)

سعودیہ والے اپنے قومی دن کو عیدالوطنی کہتے ہیں، تو آپ تب بھی یہی کہتے ہو کہ کیا یہ عید کہنا ٹھیک ہے،،،، تھوڑی عقل سے کام لو تو دلیل قرآن وحدیث ہے، محض الفاظ نہیں، ورنہ وہ 14 فروری کو ویلنٹائن ڈے کو وہ عیدالحب کہتے ہیں، تو کیا وہ عید بھی مناؤ گے؟ بنی اسرائیل کی کھانے کے دن کو عید کے لفظ کی دلیل بناتے ہو، تو آگے یہ نہیں بتاتے کہ ان پر اسی عید کی وجہ سے عذاب آیا تھا۔

اچھا! دلیل قرآن وحدیث کو بنایا کرو، سعودیہ کو نہیں، ہمیں کیا لگے سعودیہ سے، ہماری غرض وغایت اس ارض پاک میں پیدا ہونے والے ساڑھے چودہ سو سال پہلے والے نبی آخر الزماں ﷺ ہونی چاہیے۔

سوال 2 : ہر سال غسل کعبہ ہوتا ہے جس کا قرآن و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

جواب : غسل کعبہ کا ثبوت آیات اور احادیث دونوں میں موجود ہے پوسٹ کو مختصر رکھنے کیلئے ایک ایک ہی ذکر کروں گا۔

قرآن میں اللہ فرماتا ہے:

وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ

"اور میرے گھر (کعبہ) کو پاکیزہ کرو ، طواف کرنے والوں کیلئے اور قیام کرنے والوں کیلئے اور رکوع و سجود کرنے والوں کیلئے"

(سورة 22 الحج - آیت 26)

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ثُمَّ أَمَرَ رَسولُ اللَّهِ بِلالاً ، فَرَقِيَ عَلَى ظَهْرِ الْكَعْبَةِ ، فَأَذَّنَ بِالصَّلاةِ ، وَقَامَ الْمُسْلِمُونَ فَتَجَرَّدُوا فِي الأُزُرِ ، وَأَخَذُوا الدِّلاَءَ ، وَارْتَجَزُوا عَلَى زَمْزَمَ يَغْسِلُونَ الْكَعْبَةَ ، ظَهْرَهَا وَبَطْنَهَا ، فَلَمْ يَدَعُوا أَثَرًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلاَّ مَحَوْهُ ، أَوْ غَسَلُوهُ*:::..

" فتح مکہ کے دن) رسول اللہ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دِیا کہ نماز کے لیے اذان کہیں تو بلال نے نماز کیلئے اذان دی، تو مسلمان پانی کے برتن لے کر زمزم پر ٹوٹ پڑے اور کعبہ کو باہر اور اندر سے دھویا۔ اور مشرکین کے اثرات میں کوئی ایسا اثر نہیں چھوڑا جسے مِٹا نہ دِیا ، دھو نہ دِیا ہو"

(مصنف ابن ابی شیبہ/کتاب المغازی/باب 34حدیث فتح مکہ)

کعبہ کو خوشبو لگانا بھی اس کی پاکیزگی میں ہی آتا ہے جس کا قرآن نے حکم دیا ہے، جیسا کہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

طَيِّبُوا الْبَيْتَ، فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ تَطْهِيرِهِ

"اللّٰہ کے گھر کو خُوشبُو دار کیا کرو، کیونکہ ایسا کرنا اُس کو پاکیزہ کرنے میں سے ہے"

(اخبار مکہ از امام محمد بن عبداللّٰہ الازرقی)

اور عبداللّٰہ ابن زبیر رضی اللّٰہ عنہ کے بارے میں یہ بھی مذکورہ ہے کہ:

كَانَ يُجَمِّرُ الْكَعْبَةَ كُلَّ يَوْمٍ بِرَطْلٍ مِنْ مُجْمَرٍ، وَيُجَمِّرُ الْكَعْبَةَ كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ بِرَطْلَيْنِ مِنْ مُجْمَرٍ

"وہ کعبہ کو ہر روز ایک رطل (خُوشبُو) سُلگا کر خُوشبُو دار کیا کرتے تھے، اور ہر جمعہ کے دِن کعبہ کو دو رطل (خُوشبُو) سُلگا کر خُوشبُو دار کیا کرتے تھے"

سوال 3 : ہر سال غلاف کعبہ تبدیل کیا جاتا ہے جس کا قران و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

جواب : کعبہ پر غلاف کا ہونا ابرہیم علیہ السلام سے چلا آ رہا ہے مشرکین اس طریقے پر عمل پیرا تھے بعد میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت عطا کی گئی تو انہوں نے بھی اس طریقے کو جاری رکھا کبھی منسوخ نہیں کیا، غلافِ کعبہ کے متعلق بہت سی احادیث موجود ہیں صرف ایک کا ذکر کروں گا۔

فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا:

وَلَكِنْ هَذَا يَوْمٌ يُعَظِّمُ اللَّهُ فِيهِ الْكَعْبَةَ ، وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيهِ الْكَعْبَةُ

"آج وہ دن ہے جس دن اللہ کعبہ کی عظمت کو اور بڑھا دے گا اور آج کے دن کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا

(صحیح البخاری – 4280)

سوال 4 : غلاف کعبہ پر آیات لکھی جاتی ہیں جس کا قرآن و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

جواب : قرآن میں اللہ فرماتا ہے:

وَمَنۡ يُّعَظِّمۡ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنۡ تَقۡوَى الۡقُلُوۡبِ

"اور جو اللہ کے مقرر کردہ شعائر کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے"

(سورۃ 22 الحج - آیت 32)

کعبہ یقیناً شعائر اللہ میں سے اول و افضل ترین ہے ، پس اُس کی تعظیم کرتے ہوئے اُس کے غلاف پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہی کلام، یعنی قرآن کریم کی آیات لکھی جانا دُرست ہے، خوبصورتی کے لئے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ویسے بھی کعبہ پر آیاتِ قرآن لکھنے کے آثار ملتے ہیں، عرب شاعر اپنا کلام لکھ کر لٹکا دیا کرتے تو پھر صحابہؓ نے قرآن کی آیات لکھ کر لگانی

شروع کردی۔البتہ سونے وغیرہ سے لکھنا فضول خرچی میں آتا ہے اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

سوال 5 : مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں تہجد کی اذان ہوتی ہے جس کا قران و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

جواب : نبی ﷺ نے رمضان میں سحری و تہجد کی اذان دلوائی،
(صحیح بخاری 620)
اس پر قیاس کرتے ہوئے اگر کوئی یہ کام کرتا ہے تو اسے مطلقاً ناجائز نہیں قرار دیا جاسکتا،

سوال 6 : مدارس میں ختم بخاری شریف ہوتا ہے جس کا قران و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

جواب : لفظ تقریبِ بخاری استعمال ہوتا ہے۔اور مدارس میں ہونے والی ایسی تمام سرگرمیاں دین کے طور پر منعقد نہیں کی جاتیں، بلکہ جس طرح سکولوں اور کالجوں میں مختلف فنکشن منعقد کئے جاتے ہیں اسی طرح مدارس میں تعلیم کے آخر میں ایسی محفل منعقد کی جاتی ہے اس کا تعلق مدارس کی سرگرمیوں سے ہے دین سے نہیں اور بدعت تب ہی ہو گی جب آپ بطور دین کسی عمل کو سر انجام دیں گے۔اس کا ذکر پہلے سوال میں بھی ہو چکا ہے۔

سوال 7 : سیرت النبی کے اجتماعات منعقد ہوتے ہیں جس کا قران و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

جواب : قرآن میں اللہ فرماتا ہے:

وَلۡتَكُنۡ مِّنۡكُمۡ اُمَّةٌ يَّدۡعُوۡنَ اِلَى الۡخَيۡرِ وَيَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡكَرِ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ

"تم میں کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہی رہنے چاہییں جو نیکی کی طرف بلائیں، بھلائی کا حکم دیں، اور برائیوں سے روکتے رہیں جو لوگ یہ کام کریں گے وہی فلاح پائیں گے"

(سورۃ 3 آل عمران - آیت 104)

قرآن ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم لوگوں تک دین پہنچائیں اور انہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائیوں سے روکیں، لوگوں کے سامنے دین اسلام کا تعارف کرواتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی سیرت بیان کرنا تو ایک لازمی امر ہے، رسول اللہ کی سیرت کے بغیر آپ کیسے کسی کو دین اسلام کی تبلیغ کر سکتے ہیں۔

ایسے اجتماعات آپ بھی منعقد کروائیں ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہو گا، ہمارا اختلاف اس معاملے پر ہے کہ کیا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالگرہ کے طور پر کوئی جشن منانا چاہیے ؟ اس کا ثبوت آپ سے درکار ہے۔

سوال 8 : ہر سال تبلیغی اجتماع ہوتا ہے جس کا قرآن و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

جواب : تبلیغی اجتماع کے متعلق تو سوال نمبر 7 میں ہی جواب موجود ہے، ایسے اجتماعات آپ کے بھی ہوں تو سنت کے متوالے آپ پر بھی کوئی اعتراض نہیں کرتے، اس میں کوئی خاص اجر نہیں بتایا جاتا کہ اس علاقے میں اس دن کو شرکت کرنی اجر کا کام ہے نہیں آؤ گے تو کافر قرار پاؤ گے، وہابی ہو جاؤ گے، وغیرہ، علم سیکھنے کے علاوہ آپ کو کوئی فضیلت نہیں بتلائی جائے گی،

سوال 9 : صحابہ کرامؓ کی وفات کے ایام منائے جاتے ہیں جس کا قرآن و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

جواب : یہ بات درست ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے یوم پیدائش یا یوم وفات کو منانے کی قرآن و حدیث میں کوئی دلیل نہیں اس لئے اس سے بھی اجتناب کرنا چاہیے،دوسری بات یہ کہ یہ دن منائے نہیں جاتے بلکہ اس دن یا اس کے آس پاس دینی پروگرام کر کے ان کی سیرت کو اجاگر کیا جاتا ہے، تاکہ ان کی فضیلت برقرار رہے،اور شیعہ جیسا لعنتی طبقہ ان کی شان پر حاوی نہ ہو سکے،اور جلوس نہیں نکالے جاتے، راستے نہیں بند کئے جاتے، بھنگڑے نہیں ڈالے جاتے، بے شرمی کی مخلوط محافل نہیں نکالی جاتی، فضول خرچیاں نہیں کی جاتی، کفار کی مشابہت نہیں کی جاتی،

سوال 10 : جشن دیوبند و اہلحدیث منایا جاتا ہے جس کا قرآن و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

جواب : اگر یہ جشن بھی جشن میلاد کی طرح بطور دین منعقد کیا جاتا ہے تو یقیناً بدعت ہے، اگر اس کا تعلق مدرسے کی کسی سرگرمی سے ہے تو اس کا جواب سوال نمبر 6 میں دیا جا چکا ہے۔

سوال 11 : جشن عیدمیلادالنبی منانے سے کس صحابی، امام یا محدث نے منع کیا ہے۔

جواب : قرآن میں اللہ فرماتا ہے:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے"

(سورۃ 5 المائدۃ - آیت 3)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"سب سے سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور بہترین طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین کام وہ ہیں جنھیں دین میں اپنی طرف سے جاری کیا گیا۔ہر ایسا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جائے گی"

(سنن نسائی – 1579، سنن ابن ماجہ – 45

مسند احمد – 336)

منع تو ہر رکعت میں دو رکوع سے بھی نہیں کیا، آپ دو کر لیا کرو، اجر ہی ہو گا نہ،،،، شیعہ کی اذان میں جو اضافہ ہے منع تو وہ بھی نہیں ہے

وہ بھی کہہ لیا کرو، ایسے کئی کام ہیں جو نام لے لے کر نہیں منع کئے جا سکتے تھے، ہر علاقے کی اپنی بدعت ہوتی ہے، نبی ﷺ نے جامع اصول بتادیا کہ دین کے نام پر اضافہ نہیں کرنا۔